ربیعہ فاطمہ، پی ایچ۔ڈی سکالر گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور،
لیکچرار (اردو) گورنمنٹ زمیندار گریجویٹ کالج گجرات
ڈاکٹر الماس خانم، اسسٹنٹ پروفیسر (اردو) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور
Rabia Fatima, Ph.D Scholar, Govt. College University Lahore,
Lecturer (Urdu) Govt. Zameendar Graduate College Gujrat.
Dr. Almas Khanum, Assistant Professor (Urdu) Govt. College University, Lahore.

دیوان غالب(نسخۂ طاہر)اور دیوان غالب(نسخۂ حمیدیہ) کا تقابلی جائزہ

COMPARATIVE REVIEW OF DEWAN E GHALIB (NUSKHA TAHIR) AND (NUSKHA HAMEEDIA)

Abstract:
Ghalib is the most prominent and influential poet of Urdu poetry. His philosophical poetry gives us a glimpse of universal realities. He also describes the cultural and literary qualities of his era. He mostly writes in the Persian language, but he got tremendous fame and appreciation because of his Dewan E Ghalib Urdu. Dewan E Ghalib is the most precious gift that Ghalib gave to Urdu literature. Dewan E Ghalib has several additions. In his life, six additions were published. After his death to till date, this process continued. Because of several additions, every addition has its own specialties and changes. These changes differentiate and enhance the importance of every Nuskha of Dewan E Ghalib. Although Dewan E Ghalib has various additions, but this study is addressing a comparison between his two most important Nuskha's (Nuskha Tahir and Nuskha Hameedia). Nuskha Tahir is compiled by Tahir Azad Dehlevi and Nuskha Hameedia is compiled by Hameed Ullah Khan. After conducting a comparison between these two Nuskha's, some important differences have been described. This study illustrates the Differences in lyrics, writing style, change of diction, numbers of Ghazals, numbers of couplets, etc. This research work will develop an understanding among readers of Ghalib's Urdu poetry and contribute to the literature on Ghalib's Urdu Poetry.

Key Words: *Ghalib, Poet, Urdu Poetry, Cultural, Literary, Persian Language.*

مرزا اسد اللہ خان غالب، نجم الدولہ، دبیر الملک، نظام جنگ اردو زبان کے عظیم شاعروں میں سے ہیں جن کا کلام اور تصانیف اردو ادب کے خزانے کا سب سے قیمتی اثاثہ ہیں۔ اردو ادب میں غالب کا شمار ان شخصیات میں ہوتا ہے جن کی شاعری میں آفاقیت و ہمہ گیری کے رنگ دیکھائی دیتے ہیں۔ غالب کی شاعری علمی و تہذیبی خوبیوں کا بڑا دلکش نمونہ ہے۔ غالب کے اردو دیوان نے ان کی عظمت اور ان کی شخصیت میں رنگینی اور جامعیت پیدا کی ہے۔ جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے غالب کے کلام کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ غالب کی شخصیت اور شاعری کی رنگینی، لطافت اور خوبصورتی اس بات پر دلیل ہیں کہ یہ سفر اسی طرح سے جاری و ساری رہے گا۔ آل احمد سرور غالب کے بارے یوں اظہار خیال کرتے ہیں:

"بڑا شاعر وہ ہے جو زندگی کے متعلق بھرپور اور گہری بصیرت عطا کرے۔ غالب کا کلام واقعی ایک جام جہاں نما ہے۔ ان کے تخیل میں بلندی ہے۔ ان کے احساس میں تندی تیزی ہے۔ وہ صورتگری کے بادشاہ ہیں۔ وہ افکار و اقدار کے شاعر ہیں۔ وہ انسانیت کے ہر رنگ میں پرستار ہیں۔ انھوں نے بت شکنی بھی کی ہے اور نئے افکار کے صنم خانے بھی بنائے ہیں۔۔۔۔۔ وہ اپنے دور کے نمائندے بھی ہیں اور اس سے بلند بھی۔،،(۱)

غالب کے کلام میں ایک ایسا آئینہ خانہ ملتا ہے جس کے جلووں سے ذہنوں میں فکر و نظر کے چراغ جل اٹھتے ہیں۔

غالب نے بیدل کی تقلید میں شاعری شروع کی اور عرفی و نظیری کا اسلوب اختیار کیا۔ انھوں نے فارسی شعرا میں سے خاص طور پر عرفی، نظیری، ظہوری سے کسب فیض کیا۔ ان کی مانند ادق پسندی کو اپنایا اور نہایت ہنرمندی سے پیش کر دیا۔ اور شاعری میں معاملہ بندی کو زندگی کے تقریباً ہر پہلو تک پھیلا دیا۔ گویا غالب زندگی کے ترجمان ہیں۔ نور الحسن نقوی لکھتے ہیں:

"غالب نے اردو غزل کو عشق و عاشقی کے گھٹے ہوئے ماحول سے نکالا، کھلی فضا میں سانس لینا سکھایا اور اسے پوری زندگی کا ترجمان بنا دیا۔"(۲)

غالب ایرانی شاعری کے سبک ہندی میں گل سرسبد بن گئے۔ رنگینی، نفاست، نزاکت، ہیئت کی دل آویزی، بلند خیالی، تصنع اور خود اعتمادی جیسے اجزا کو ملا کر غالب اردو شاعری کا پیکر سنوارتے نظر آتے ہیں۔ جس میں فارسی کا صاف ستھرا ذوق، اردو الفاظ کے پیرایے میں دمکتا ہے۔ ان تمام اجزا نے اردو شاعری میں ڈھل کر غالب کو

ان بلندیوں تک پہنچایا جس کا کہیں سان گمان نہ تھا۔ غالب تو اپنے اردو شاعری کے مجموعہ کو "شعر بے رنگ من" کہتے تھے۔ اور فارسی شاعری کو رنگ برنگے پھولوں کا گلدستہ قرار دیتے تھے لیکن غالب کی اردو شاعری کا جہاں تک تعلق ہے تو ان کے اس مختصر اردو دیوان میں کہ جس میں کئی مطلع و مقطع غائب ہیں کیا درجہ پایا ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ غالب کے اردو دیوان کو وہ بام عروج نصیب ہوا کہ ان کی حیات میں ہی یہ اردو دیوان چھ بار چھپ چکا تھا۔ ان کے بارے میں ڈاکٹر سید معین الرحمن رقمطراز ہیں:

> "غالب کی زندگی میں، ان کا اردو دیوان چھ بار شائع ہوا۔ پہلی بار عمر کے چوالیس سال میں، اور آخری بار انتقال سے چھ برس قبل۔"(۳)

غالب کے اردو دیوان کے بے شمار نسخے ملتے ہیں لیکن ان کے تمام نسخوں میں بہت سی تبدیلیاں ملتی ہیں۔ پھر وقت کے ساتھ ساتھ کثرت اشاعت سے بھی نسخوں میں اضافے اور ترامیم ہوتی رہی ہیں۔ مزید یہ کہ تمام نسخے کسی بڑے سے بڑے کتب خانے میں یکجا بھی نہیں ہیں۔

غالب کی زندگی میں شائع ہونے والے نسخوں کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ دیوان غالب کا پہلا ایڈیشن ۱۸۴۱ء میں مطبع سید الا اخبار دہلی سے سر سید احمد کے بڑے بھائی کے زیر اہتمام شائع ہوا تھا۔

۲۔ دوسرا ایڈیشن ۱۸۴۷ء میں دہلی سے مطبع دارالسلام کے زیر اہتمام شائع ہوا۔

۳۔ تیسرا ایڈیشن ۱۸۶۱ء میں دہلی سے مطبع احمدی شاہدرہ سے چھپا۔ یہ نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد میں موجود ہے۔

۴۔ چوتھا ایڈیشن ۱۸۶۲ء میں تصیح کے بعد اسی مطبع احمدی دہلی سے شائع ہوا۔

۵۔ چوتھا ایڈیشن ۱۸۶۲ء میں مطبع نظامی کانپور سے محمد عبدالرحمن کے زیر اہتمام شائع ہوا۔

۶۔ پانچواں ایڈیشن ۱۸۶۳ء میں منشی شیو نرائن کے مطبع سے آگرہ سے شائع ہوا۔

یہ تمام نسخے غالب کی زندگی میں شائع ہوئے تھے لیکن غالب کے انتقال کے بعد بھی ان کا اردو دیوان بارہا مرتبہ شائع ہوا۔ اس بارے میں ڈاکٹر سید معین الرحمن لکھتے ہیں:

"غالب کے انتقال کے بعد ان کا اردو دیوان اتنی بار، اتنے مختلف مقامات اور مطابع سے طرح طرح کی جلوہ نمائیوں کے ساتھ اس کثرت اور تواتر کے ساتھ چھپتا رہا ہے کہ بلاشبہ اسے اردو کی مقبول ترین شعری کتاب کا مقام دیا جا سکتا ہے۔"(۴)

دیوان غالب اردو کے اہم اور مرتب نسخوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ دیوان اردو، نسخۂ بھوپال ۱۸۲۱ء میں تالیف ہوا۔ اس دیوان میں ۱۸۲۱ء سے قبل کا اردو کلام ہے۔ اولاً یہ دیوان نسخۂ حمیدیہ کے نام سے قاضی انوار الحق نے مرتب کیا پھر اس کا متن پروفیسر حمید احمد خان نے از سر نو مرتب کیا اور یہ مجلس ترقی ادب سے شائع ہوا۔

۲۔ انتخاب دیوان اردو نسخۂ شیرانی ۱۸۲۶ء میں تالیف ہوا۔ اس نسخے میں نسخۂ بھوپال میں درج غزلیات کا انتخاب، نظر ثانی واضافہ کے ساتھ ہے۔ یہ نسخہ ڈاکٹر وحید قریشی کے مقدمے اور گوہر نوشاہی کی ترتیب وحواشی کے ساتھ مجلس ترقی ادب سے شائع ہوا ہے۔

۳۔ انتخاب کلام موسوم بہ گل رعنا ۱۸۲۸ء میں تالیف ہوا۔ مرزا غالب کے دوست مولوی سراج الدین احمد نے یہ انتخاب غالب کے کلکتہ قیام کے دوران ترتیب دیا تھا۔

۴۔ دیوان غالب نسخۂ رام پور، متداول دیوان کا پہلا مخطوطہ ہے جو کہ ۱۸۳۳ء میں مرتب ہوا۔

۵۔ نسخۂ رام پور جدید غالب کا تصحیح شدہ نسخہ ہے جو انھوں نے تحفتاً نواب یوسف علی خاں بہادر ناظم والئ رامپور کو ۱۸۵۷ء سے قبل بھیجا تھا۔

۶۔ انتخاب غالب کے بارے میں مقدمہ عرشی سے معلومات ملتی ہیں۔

۷۔ نسخۂ لاہور پنجاب یونیورسٹی لائبریری کا مملوکہ برائے محمد ضیاء الدین نیر ہے۔

ان نسخوں کے علاوہ نسخۂ حمیدیہ، نسخۂ نظامی بدایونی، نسخۂ مالک رام، نسخۂ عرشی اور نسخۂ طاہر اہم نسخوں میں شمار ہوتے ہیں۔

اگرچہ مرزا غالب اپنی زندگی میں ہی دستی اور مشینی دونوں ذرائع سے فارسی و اردو دواوین کو مرتب کرواتے رہے تھے۔ ان کے اردو خود اشاعت کے نسخے خاصی تعداد میں مل جاتے ہیں۔ جس سے یہ خیال آتا ہے کہ وہ خود دیوان مرتب کر کے شائع کرتے رہے تو ان کے دواوین کم و بیش بہترین حالت میں موجود ہوں گے لیکن حالات اس کے بالکل برعکس ہیں۔ اس وقت کے سیاسی سماجی معاشی حالات اور خاص طور پر اشاعت کے اور تشریح و توضیح

کے مختلف طریقوں کی وجہ سے ان شائع کردہ نسخوں میں ترامیم کی گنجائش ہمیشہ موجود رہی ہے۔ غالب کی زندگی میں جو دیوان شائع ہوئے وہ انہیں کوئی خاص پسند نہیں آئے۔ مزید امتداد زمانہ کے باعث غالب کی دوسری تمام کتب کی طرح دیوان غالب کے سب نسخوں کا متن بھی یکساں نہیں ہے۔ ان میں کتابت اور کی غلطیاں، مرزا غالب کی ترامیم اور اصلاحیں موجود ہیں۔ اس لئے غالب کے دیوان کے نسخوں میں بے شمار اختلافات نظر آتے ہیں۔ ان تمام اختلافات کے باوجود ان تمام نسخوں کی یکساں اہمیت ہے۔

دیوان غالب کے اہم نسخوں میں سے نسخۂ عرشی اور نسخۂ حمیدیہ کو بہت شہرت حاصل ہے لیکن ان دونوں نسخوں میں دیوان غالب کے ایک اہم نسخہ طاہر کا کہیں تذکرہ وحوالہ موجود نہیں ہے ہم یہاں غالب کے جن دو نسخوں کا تقابلی جائزہ لینے جا رہے ہیں ان میں ایک نسخۂ حمیدیہ اور دوسرا نسخۂ طاہر ہے۔ نسخۂ طاہر اور نسخۂ حمیدیہ کے اختلافات بیان کرنے سے قبل ان دونوں نسخوں کا مختصر تعارف دیا جا رہا ہے۔

دیوان غالب نسخہ طاہر سر آغا محمد طاہر نبیرۂ مولانا محمد حسین آزاد نے اپنے پر نانا حسین مرزا صاحب کی لائبریری میں محفوظ مخطوطے کی بنیاد پر غالب کا اردو دیوان مرتب کیا جو نسخہ طاہر کے نام سے مشہور ہے۔ اس کمیاب دیوان کو سنگ میل پبلی کیشنز لاہور نے غالب صدی کے سلسلے میں شائع کیا۔ دیوان غالب کا یہ نسخہ ۱۸۶۰ء کا لکھا ہوا ہے اور اس نسخے پر غالب کے دستخط اور مہر موجود ہے۔ سنگ میل پبلی کیشنز نے یہ ایڈیشن ۱۹۳۶ء کے مطبوعہ نسخے کے عین مطابق تیار کیا ہے جو مملوکہ خلیل الرحمن داؤدی صاحب ہے۔ اس نسخے کو گوہر نوشاہی صاحب نے تمہید و تعارف کے ساتھ ماہنامہ "کتاب" لاہور کے "غالب نمبر" میں شائع کیا۔ سنگ میل پبلی کیشنز نے اسے کتابی صورت میں شائع کیا۔ تقابلی جائزہ کے لیے نسخۂ طاہر کے سنگ میل پبلیکیشنز کے ایڈیشن ۲۰۰۷ء سے استفادہ کیا گیا ہے۔

گوہر نوشاہی نسخۂ طاہر کے بارے میں رائے دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "دیوان غالب کے مطبوعہ نسخوں کی تعداد کم نہیں، لیکن جن ایڈیشنوں کی صحت پر اعتماد کیا جا سکتا ہے، ان کے درمیان نسخۂ طاہر کا متن کیٔ اعتبار سے اہم ہے۔ اس وقت میں دیوان غالب کے دو مطبوعہ ایڈیشنوں کا حوالہ بطور خاص دینا چاہتا ہوں۔ ۱۔ دیوان غالب مرتبہ مالک رام، ۲۔ دیوان غالب مرتبہ مولانا عرشی رام پور۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن نسخۂ طاہر ان دونوں میں اب بھی منفرد ہے اور اس وجہ یہ ہے کہ مالک رام اور عرشی رام پوری دونوں

صاحبان نے اس نسخے کو اپنے یہاں اختلاف نسخے میں استعمال نہیں کیا۔ حالانکہ نسخہ طاہر کا متن بعض مقامات پر واضح طور پر ان دونوں نسخوں سے اختلاف کرتا ہے۔"(۵)

دیوان غالب نسخۂ حمیدیہ کا مجموعہ دراصل ان کے اس مخطوطے کی نقل ہے جس کی کتابت ۱۸۲۱ء میں ہوئی تھی۔ مرزا غالب کی وفات کے پچاس برس بعد بھوپال کے کتب خانہ حمیدیہ میں دیوان غالب کا سب سے پہلا نسخہ مخطوطے صورت میں دستیاب ہوا اور اس نسخہ کو نواب محمد حمید اللہ خان کے اعزاز میں نسخہ حمیدیہ کا نام دیا گیا۔ اس مخطوطے کی پہلی طباعت قاضی محمد انوار الحق کے زیر اہتمام ۱۸۶۱ء میں ہوئی تھی لیکن اس نسخے میں حواشی اور متن کے مندرجات کے درمیان ضروری امتیازات کا فرق نہیں کیا گیا تھا۔ اس میں ایسے اشعار بھی شامل ہو گئے تھے جو غالب نے ۱۸۲۱ء کے بعد لکھے اور حواشی میں درج کرتے رہے تھے۔ اسی نسخہ کو بنیاد بنا کر حمید احمد خان نے اس دیوان کو از سر نو مدون کیا اور کوشش کی کہ وہ درست متن کے ساتھ غالب کا ایک بہترین دیوان مرتب کر سکیں۔ تقابلی جائزہ کے لیے منتخب کیا گیا نسخہ ۱۹۸۳ء (طبع دوم) میں احمد ندیم قاسمی کے زیر اہتمام مجلس ترقی ادب لاہور سے شائع ہوا۔ حمید احمد خاں اس نسخہ کے دیباچے میں لکھتے ہیں:

"یہ نسخہ جو اب شائع ہو رہا ہے اس لحاظ سے بھوپال کے مخطوطے کی صحیح نقل ہے کہ اس کے متن میں صرف وہی مضمون آیا ہے جو حافظ معین الدین کے لکھے ہوئے دیوان کے متن میں ملتا ہے۔ اور قلمی دیوان کے حاشیے کے اندراجات یہاں بھی حواشی کی صورت میں دیئے گئے ہیں۔ قصائد، غزلیات اور رباعیات کی ترتیب اور پھر ہر رباعی، غزل اور قصیدے میں اشعار کی ترتیب بعینہ بھوپال کے قلمی نسخے کے اندراجات کے مطابق ہے۔"(۶)

دونوں نسخوں میں موجود کچھ بنیادی امتیازات درج ذیل ہیں:

۱۔ نسخۂ حمیدیہ میں غزلیات س پہلے قصاید دیئے گئے ہیں اور غزلیات کی ترتیب ردیف الفبائی کے مطابق ہے اور جہاں سے اگلی ردیف کا آغاز ہوتا ہے وہاں نمایاں انداز میں "الف"، "ب" دیا گیا ہے جس سے ایک ردیف کے خاتمے اور اگلی ردیف کے آغاز کا علم ہو جاتا ہے جبکہ نسخۂ طاہر میں نسخہ کا آغاز غزلیات سے ہوتا ہے۔ غزلیات کی ترتیب الفبائی تو ہے لیکن کہیں بھی "الف"، "ب" وغیرہ لکھ کر دو مختلف ردیفوں میں فرق نہیں کیا گیا۔ غزلیات نمبر وار (۱)، (۲) دی گئی ہیں۔

۲۔ نسخۂ حمیدیہ میں چار (۴) قصائد، دو سو پچھتر (۲۷۵) غزلیات اور گیارہ (۱۱) رباعیات شامل ہیں۔

۳۔ نسخۂ طاہر میں دو سو چونتیس (۲۳۴) غزلیات، ایک (۱) قطعہ، ایک (۱) مرثیہ، چھ (۶) قصائد اور چھ (۶) رباعیات شامل ہیں۔

نسخہ طاہر اور نسخہ حمیدیہ کا تقابلی جائزہ کر کے ہم کوشش کریں گے کہ غالب کے دونوں نسخوں کے مندرجات میں جو فرق ہے اس کو سامنے لایا جاسکے۔ تقابلی جائزے میں ہم نسخۂ طاہر کو بنیاد بناتے ہوئے اس نسخے میں دی گئی نمبر وار ترتیب کے مطابق غزلیات کا جائزہ لیں گے۔ ہر دو نسخوں کے اشعار کے مقابل نسخے کا مخفف "ط (طاہر)" اور "ح (حمیدیہ)" لکھ کر صفحہ نمبر دے دیا گیا ہے۔ اس تقابلی جائزے میں نسخۂ طاہر اور نسخۂ حمیدیہ کی غزلیات ردیف (الف) سے لے کر ردیف (و) تک کی غزلیات کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔

۱۔ نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا (ط۔۲۴)

نسخہ حمیدیہ میں اس غزل کے سات اشعار دیے گئے ہیں۔ جبکہ اسی نسخے میں اس غزل کے حاشیے میں مزید دو اشعار ہیں۔ نسخۂ طاہر میں غزل کے پانچ اشعار ہیں۔ جس میں سے دو اشعار وہ ہیں جو نسخۂ حمیدیہ میں حاشیے کا حصہ ہیں جو نسخۂ طاہر میں متن میں شامل ہیں۔ اشعار میں بھی فرق ہے۔ نسخۂ طاہر میں شعر ہے:

بسکہ ہوں غالب اسیری میں بھی آتش زیرِ پا موئے آتش دیدہ ہے حلقہ مری زنجیر کا (ط ۲۴)

نسخۂ حمیدیہ

آتش پا ہوں، گداز وحشت زنداں نہ پوچھ موئے آتش دیدہ ہے ہر حلقہ یاں زنجیر کا (ح ۲۷)

مندرجہ بالا شعر نسخہ طاہر میں غزل کا مقطع ہے اور نسخۂ حمیدیہ میں غزل کا دوسرا شعر ہے۔ نسخۂ حمیدیہ میں غزل کا مقطع ہے:

وحشت خواب عدم شور تماشا ہے اسد جو مزہ جوہر نہیں آئینہ تعبیر کا (ح ۲۸)

۲۔ نسخہ طاہر میں دوسرے نمبر پر دی گئی غزل کا صرف ایک شعر مقطع دیا گیا ہے اور وہ یہ ہے:

جراحت تحفہ الماس ارمغاں داغ جگر ہدیہ مبارک باد اسد غمخوارِ جانِ دردمند آیا (ط ۲۴)

نسخۂ حمیدیہ کے مقطع میں فرق ہے:

جراحت تحفہ، الماس ارمغاں، نادیدنی دعوت مبارک باد اسد غمخوارِ جانِ دردمند آیا (ح ۲۸)

نسخہ حمیدیہ میں اس غزل کے پانچ اشعار موجود ہیں۔ اس غزل کا مطلع ہے:

جنوں گرم انتظار و نالہ بیتابی کمند آیا سویدا تا بلب زنجیر سے دودِ سپند آیا (ح ۲۸)

۳۔ نسخۂ طاہر کی تیسری غزل کا مطلع ہے:

جز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار صحرا مگر بہ تنگی چشم حسود تھا (ط ۲۴)

یہ نسخۂ حمیدیہ میں غزل کا دوسرا شعر ہے۔ دونوں اشعار میں فرق ہے:

جز قیس اور کو نہ ملا عرصہ ٔطپش صحرا مگر بہ تنگی چشم حسود تھا (ح ۲۹)

نسخۂ طاہر اور نسخۂ حمیدیہ کے اس شعر میں فرق ہے:

تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ آنکھ کھل گئی تو زیاں تھا نہ سود تھا (ط ۲۴)

نسخۂ حمیدیہ

تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ مژگاں جو وا ہوئی نہ زیاں تھا نہ سود تھا (ح ۲۹)

نسخۂ طاہر کی یہ غزل نسخۂ حمیدیہ کی دو مختلف غزلیات کے اشعار پر مشتمل ہے۔ جن کے نہ صرف مطلع فرق ہیں جبکہ مقطعے بھی مختلف ہیں۔

۴۔ نسخۂ طاہر میں چوتھی غزل کا مطلع ہے:

کہتے ہو نہ دیں گے ہم دل اگر پڑا پایا دل کہاں کہ گم کیجے ہم نے مدعا پایا (ط ۲۵)

اس غزل کا دوسرا شعر نسخۂ حمیدیہ کی ایک اور غزل کا مطلع ہے، وہ شعر یہ ہے:

عشق سے طبعیت نے زیست کا مزہ پایا درد کی دوا پائی درد بے دوا پایا (ح ۳۴)

نسخۂ طاہر کی چوتھی غزل میں بھی تیسری غزل کی طرح ایک ہی ردیف کی دو مختلف غزلیات کے اشعار شامل ہیں جبکہ نسخۂ حمیدیہ میں یہ دو مختلف غزلیات ہیں۔ اس غزل کا ایک شعر نسخۂ حمیدیہ سے فرق ہے۔ نسخۂ طاہر میں شعر یوں ہے:

شور پند ناصح نے زخم پر نمک چھڑکا آپ سے کوئی پوچھے تم نے کیا مزا پایا (ط ۲۵)

نسخۂ حمیدیہ:

شور پند ناصح نے زخم پر نمک باندھا آپ سے کوئی پوچھے تم نے کیا مزا پایا (ح ۳۲)

۵۔ نسخۂ طاہر کی پانچویں غزل میں جو چھ اشعار شامل ہیں وہ نسخۂ حمیدیہ میں حاشیہ کا حصہ ہیں جب کہ اس غزل کے مطلع میں دونوں نسخوں میں فرق ہے۔ نسخۂ طاہر میں: دل مرا سوز نہاں سے بے محابا جل گیا آتش خاموش کی مانند گویا جل گیا (ط ۲۵)

نسخۂ حمیدیہ:

اف نہ کی، گو سوزِ دل سے بے محابا جل گیا آتش خاموش کی مانند گویا جل گیا(ح۳۷)

نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے چھ اشعار موجود ہیں۔ یہ اشعار نسخہ طاہر کے متن کا حصہ نہیں ہیں۔

۶۔ نسخۂ طاہر کی چھٹی غزل میں چھ اشعار ہیں۔ "نکلا" ردیف کے یہ اشعار نسخۂ حمیدیہ میں دو مختلف غزلوں کا حصہ ہیں۔ نسخۂ طاہر میں اس غزل کا مطلع ہے:

شوق ہر رنگ رقیب سر و ساماں نکلا قیس تصویر کے پردے میں بھی عریاں نکلا(ط۲۶)

اس غزل کے اشعار نسخۂ حمیدیہ کی جس غزل کا حصہ ہیں، اس غزل کا مطلع ہے:

کارخانے سے جنوں کے بھی میں عریاں نکلا میری قسمت کا نہ ایک آدھ گریباں نکلا(ح۳۴)

اس غزل کے اشعار مندرجہ بالا مطلع والی غزل کا حصہ بنا دیے ہیں۔ اس غزل کے دو مزید اشعار میں بھی دونوں نسخوں میں فرق ہے۔ نسخۂ طاہر میں ہے:

بوئے گل، نالۂ دل، دود چراغ محفل جو تری بزم سے نکلا پریشاں سو نکلا

دل میں پھر گریہ نے اک شور اٹھایا غالب آہ جو قطرہ نہ نکلا تھا سو طوفاں نکلا(ط۲۶)

نسخۂ حمیدیہ:

عشرت ایجاد چہ بوئے گل و کو دود چراغ جو تری بزم سے نکلا پریشاں نکلا

دل میں پھر گریے نے اک شور اٹھایا غالب آہ جو قطرہ نہ نکلا تھا، سو طوفاں نکلا(ح۳۴)

۷۔ نسخۂ طاہر میں ساتویں غزل کا مطلع ہے:

دھمکی میں مر گیا جو نہ باب نبرد تھا عشق نبرد پیشہ طلب گار مرد تھا(ط۲۶)

یہ غزل نسخۂ حمیدیہ میں حاشیہ میں دی گئی ہے جبکہ نسخۂ طاہر میں متن کا حصہ ہے۔ اس غزل کے دوسرے شعر میں بھی فرق ہے۔ نسخۂ طاہر میں ہے:

تھا زندگی میں مرگ کا کھٹکا لگا ہوا اڑنے سے پیشتر بھی مرا رنگ زرد تھا(ط۲۶)

نسخۂ حمیدیہ:

تھا زندگی میں موت کا کھٹکا لگا ہوا اڑنے سے پیشتر بھی مرا رنگ زرد تھا(ح۳۶)

۸۔ نسخۂ طاہر کی آٹھویں غزل کا مطلع ہے:

شمار سبحہ مرغوب بت مشکل پسند آیا تماشائے بیک کف بردن صد دل پسند آیا(ط۲۶)

نسخۂ طاہر میں اس غزل کے صرف تین اشعار دیئے گئے ہیں جبکہ نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے چھ اشعار موجود ہیں۔ مزید برآں اس غزل کا تیسرا شعر دونوں نسخوں میں فرق ہے۔ نسخۂ طاہر میں ہے:

ہوائے سیر گل آئینۂ بے مہری قاتل کہ انداز بہ خوں غلطیدن بسمل پسند آیا(ط۲۷)

نسخۂ حمیدیہ:

حجاب سیر گل آئینۂ بے مہری قاتل کہ انداز بہ خوں غلطیدن بسمل پسند آیا(ح۲۹)

۹۔ نسخۂ طاہر کی نویں غزل:

دہر میں نقش وفا وجہ تسلی نہ ہوا ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندۂ معنی نہ ہوا(ط۲۷)

کے سات اشعار ہیں۔ ان سات اشعار میں بھی یہ ایک شعر نسخۂ حمیدیہ میں حاشیہ کا حصہ ہے جو کہ نسخۂ طاہر میں متن میں شامل ہے:

دل گزرگاہ خیال مے و ساغر ہی سہی گر نفس جادۂ سر منزل تقوی نہ ہوا(ط۲۷)

نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے حاشیہ کے شعر کے علاوہ آٹھ اشعار ہیں۔ نسخۂ حمیدیہ کے دو اشعار نسخۂ طاہر کا حصہ نہیں ہیں۔ وہ دو اشعار یہ ہیں:

نہ ہوئی ہم سے رقم حیرت خط رخ یار صفحہ آئینہ ہوا، آئینہ طوطی نہ ہوا

وسعت رحمت حق دیکھ کہ بخشا جاوے مجھ سا کافر کہ جو ممنون معاصی نہ ہوا(ح۴۰)

اس غزل کا مقطع بھی دونوں نسخوں میں فرق ہے۔ نسخۂ طاہر میں ہے:

مر گیا صدمۂ یک جنبش لب سے غالب ناتوانی سے حریف دم عیسی نہ ہوا(ط۲۷)

نسخۂ حمیدیہ:

مر گیا صدمۂ آواز سے 'قم' کے غالب ناتوانی سے حریف دم عیسی نہ ہوا(ح۴۰)

۱۰۔ نسخۂ طاہر کی دسویں غزل بارہ اشعار پر مشتمل ہے اور یہ نسخۂ حمیدیہ میں موجود نہیں ہے۔ اس غزل کا مطلع ہے:

ستائش گر ہے زاہد اس قدر جس باغ رضواں کا

وہ ایک گلدستہ ہے ہم بیخودوں کے طاق نسیاں کا(ط۲۷)

۱۱۔ نسخۂ طاہر کی گیارھویں غزل نسخۂ حمیدیہ میں حاشیہ کا حصہ ہے جبکہ نسخۂ طاہر میں یہ متن میں شامل ہے۔اس غزل کے سات شعر ہیں۔اس غزل کا مطلع ہے:

محرم نہیں ہے تو ہی نواہائے راز کا یاں ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا(ط۲۸)

۱۲۔ نسخۂ طاہر میں بارہویں نمبر پر دو مختلف ردیف کی غزلیات کے صرف دو دو اشعار دیئے گئے ہیں۔ان میں پہلے دو اشعار یہ ہیں:

نہ ہو گا یک بیاباں ماند گی سے ذوق کم میرا حباب موجۂ رفتار ہے نقش قدم میرا

محبت تھی چمن سے لیکن اب یہ بے دماغی ہے کہ موج بوئے گل سے ناک میں آتا ہے دم میرا(ط۲۹)

نسخۂ حمیدیہ مین یہ پوری غزل موجود ہے اور اس کے سات اشعار ہیں۔البتہ دوسرے شعر میں دونوں نسخوں میں فرق ہے۔نسخۂ حمیدیہ میں یہ شعر اس طرح ہے:

محبت تھی چمن سے لیکن اب یہ بد دماغی ہے

کہ موج بوئے گل سے ناک میں آتا ہے دم میرا(ح۴۷)

ان ہی دو اشعار کے نیچے یہ دو اشعار دیئے گئے ہیں:

سراپا رہن عشق وناگزیر الفت ہستی عبادت برق کی کرتا ہوں اور افسوس حاصل کا

بقدر ظرف ہے ساقی خمار تشنہ کامی بھی جو تو دریائے مے ہے تو میں خمیازہ ہوں ساحل کا(ط۲۹)

نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے پورے سات اشعار موجود ہیں۔اور اس غزل کا مطلع ہے:

زبس خوں گشتۂ رشک وفا تھا وہم بسمل کا چرایا زخم ہائے دل نے پانی تیغ قاتل کا(ح۵۹)

۱۳۔ نسخۂ طاہر میں تیرھویں غزل یہ دی گئی ہے:

بزم شاہنشاہ میں اشعار کا دفتر کھلا رکھیو یارب یہ در گنجینۂ گوہر کھلا(ط۲۹)

دس اشعار پر مشتمل یہ غزل نسخۂ حمیدیہ میں شامل نہیں ہے۔لیکن ان اشعار سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اشعار شاید کسی قصیدہ کا حصہ ہوں جو غلطی سے غزلیات میں شامل ہیں۔

۱۴۔ نسخۂ طاہر کی اس غزل کا مطلع ہے:

شب کہ برق سوز دل سے زہرۂ ابر آب تھا شعلہ جوالہ ہا یک حلقۂ گرداب تھا(ط۲۹)

اس غزل کے آٹھ اشعار ہیں میں سے پانچ اشعار نسخۂ حمیدیہ میں حاشیہ کا حصہ ہیں۔ جبکہ باقی کے تین اشعار نسخۂ حمیدیہ میں متن کا حصہ ہیں۔ اس غزل کا مطلع ہے:

شب کہ ذوق گفتگو سے تیری دل بیتاب تھا شوخی وحشت سے افسانہ فسون خواب تھا (ح ۴۲)

۱۵۔ نسخۂ طاہر کی اس غزل کے سات اشعار ہیں اور اس کا مطلع ہے:

نالۂ دل میں شب انداز اثر نایاب تھا تھا سپند بزم وصل غیر، گو بے تاب تھا (ط ۳۰)

لیکن نسخۂ طاہر میں اس غزل کے اگلے پانچ اشعار نسخۂ حمیدیہ میں حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔ لیکن مقطع کا شعر نسخۂ حمیدیہ میں نہیں ہے، وہ یہ ہے:

میں نے روکا رات غالب کو وگرنہ دیکھتے اس کے سیل گریہ میں گردوں کف سیلاب تھا (ط ۳۰)

نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے کل پانچ اشعار ہیں اور اس کا یہی مطلع ہے لیکن اگلے چار اشعار نسخۂ طاہر کا حصہ نہیں ہیں۔

۱۶۔ نسخۂ طاہر میں اس غزل کا مطلع ہے:

ایک ایک قطرہ کا مجھے دینا پڑا حساب خون جگر ودیعت مژگان یار تھا (ط ۳۰)

اس غزل کے پانچ اشعار ہیں لیکن اس غزل کے تین اشعار نسخۂ حمیدیہ میں حاشیہ کا حصہ ہیں جبکہ دوسرا اور چوتھا شعر نسخۂ حمیدیہ کی ایک دوسری غزل کے متن میں شامل ہیں جنھیں اس غزل میں شامل کر لیا گیا ہے۔ نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے سات اشعار ہیں اور اس کا مطلع یہ ہے:

کس کا خیال آئینہ انتظار تھا ہر برگ گل کے پردے میں دل بے قرار تھا (ح ۵۸)

۱۷۔ اس غزل کا مطلع ہے:

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا (ط ۳۱)

اس غزل کے نو اشعار دونوں نسخوں میں موجود ہیں۔ البتہ ایک شعر میں فرق ہے، وہ یہ ہے: نسخۂ طاہر میں یہ شعر اس طرح ہے:

وائے دیوانگی شوق کہ ہر دم مجھ کو آپ جانا ادھر اور آپ ہی پریشاں ہونا (ط ۳۱)

نسخۂ حمیدیہ:

وائے دیوانگی شوق کہ ہر دم مجھ کو آپ جانا ادھر اور آپ ہی حیراں ہونا (ح ۶۹)

۱۸۔ نسخۂ طاہر میں پانچ اشعار پر مشتمل غزل کا مطلع ہے:

شب خمار شوق ساقی رستخیز اندازہ تھا تا محیط بادہ صورت خانۂ خمیازہ تھا(ط ۳۱)

نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے سات اشعار ہیں۔ اس غزل کا ایک شعر دونوں نسخوں میں فرق ہے: نسخۂ طاہر میں ہے:

نالۂ دل نے دیے اوراق لخت دل بہ باد یادگار نالہ اک دیوان بے شیرازہ تھا(ط ۳۲)

نسخۂ حمیدیہ:

دیدۂ تر نے دیے اوراق لخت دل بہ باد یادگار نالہ اک دیوان بے شیرازہ تھا(ح ۵۴)

۱۹۔ دوست غمخواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا

زخم کے بھر جانے تلک ناخن نہ بڑھ جائیں گے کیا(ط ۳۲)

یہ غزل نسخۂ طاہر میں متن کا حصہ ہے جبکہ نسخۂ حمیدیہ میں حاشیہ میں درج ہے۔ نیز مقطع کے شعر میں بھی فرق ہے۔

۲۰۔ یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا(ط ۳۲)

نسخۂ طاہر کی گیارہ اشعار پر مشتمل یہ غزل نسخۂ حمیدیہ کا حصہ نہیں ہے۔

۲۱۔ ہوس کو ہے نشاط کار کیا کیا نہ ہو مرنا تو جینے کا مزا کیا(ط ۳۳)

نسخۂ طاہر کی تیرہ اشعار پر مشتمل یہ غزل نسخۂ حمیدیہ کا حصہ نہیں ہے۔

۲۲۔ درخور قہر وغضب جب کوئی ہم سا نہ ہوا پھر غلط کیا ہے کہ ہم سا کوئی پیدا نہ ہوا(ط ۳۴)

نسخۂ طاہر کی یہ نو اشعار پر مشتمل یہ غزل نسخۂ حمیدیہ کا حصہ نہیں ہے۔

۲۳۔ نسخۂ طاہر میں مقطع کا ایک شعر دیا گیا ہے:

اسد ہم وہ جنوں جولاں گدائے بے سروپا ہیں کہ ہے سر پنجۂ مژگان آہو پشت خار اپنا(ط ۳۴)

نسخۂ حمیدیہ میں یہ پوری غزل حاشیے میں دی گئی ہے۔ سات اشعار پر مشتمل اس غزل کا مطلع ہے:

نہ بھولا اضطراب دم شماری انتظار اپنا کہ آخر شیشۂ ساعت کے کام آیا غبار اپنا(ح ۴۷)

۲۴۔ نسخۂ طاہر یہ کی آٹھ اشعار پر مشتمل غزل میں نسخۂ حمیدیہ کی دو مختلف غزلیات کو ملا دیا ہے۔ اور نسخۂ حمیدیہ کے حاشیے کے اشعار متن کا حصہ ہیں۔ مطلع یہ ہے:

پےِ نذر کرم تحفہ ہے شرم نارسائی بہ خوں غلطیدۂ صد رنگ دعوی پارسائی کا (ط۳۵)

۲۵۔ نسخۂ طاہر کی نو اشعار پر مشتمل اس غزل کے تین اشعار نسخۂ حمیدیہ میں حاشیہ میں درج ہیں۔ غزل کا مطلع ہے:

گر نہ اندوہ شب فرقت بیاں ہو جائے گا بے تکلف داغ مہ مہر دہاں ہو جائے گا (ط۳۵)

۲۶۔ درد منت کش دوانہ ہوا میں نہ اچھا ہوا نہ برا ہوا (ط۳۶)

نسخۂ طاہر کی یہ غزل نسخۂ حمیدیہ میں موجود نہیں ہے۔

۲۷۔ نسخۂ طاہر کی یہ آٹھ اشعار پر مشتمل غزل کے چار اشعار نسخۂ حمیدیہ میں حاشیہ میں درج ہیں۔ جبکہ نسخۂ حمیدیہ کے متن میں اس غزل کے چھ اشعار میں سے دو نسخۂ طاہر کا حصہ نہیں ہیں۔ غزل کا مطلع ہے:

گلا ہے شوق کو دل میں بھی تنگی جا کا گہر میں محو ہوا اضطراب دریا کا (ط۳۶)

۲۸۔ نسخۂ طاہر میں اس غزل کے دو اشعار ملتے ہیں اور ان میں سے بھی ایک نسخۂ حمیدیہ میں حاشیہ میں درج ہے۔ نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے سات اشعار متن میں ہیں۔ غزل کا مطلع ہے۔

قطرۂ مے بسکہ حیرت سے نفس پرور ہوا خط جام مے سراسر رشتۂ گوہر ہوا (ط۳۷)

۲۹۔ نسخۂ طاہر میں چار اشعار موجود ہیں جبکہ نسخۂ حمیدیہ میں سات اشعار متن میں شامل ہیں۔ اس غزل کا مطلع ہے:

جب بتقریب سفر یار نے محمل باندھا تپش شوق نے ہر ذرہ پہ اک دل باندھا (ط۳۷)

۳۰۔ نسخۂ طاہر کے یہ تین اشعار نسخۂ حمیدیہ میں موجود نہیں ہیں:

میں اور بزم مے سے یوں تشنہ کام آؤں گر میں نے کی تھی توبہ ساقی کو کیا ہوا تھا

ہے ایک تیر جس میں دونوں چھدے پڑے ہیں وہ دن گئے کہ اپنا دل سے جگر جدا تھا

درماندگی میں غالب کچھ بن پڑے تو جانوں جب رشتہ بے گرہ تھا ناخن گرہ کشا تھا (ط۳۷)

۳۱۔ نسخۂ طاہر کی چھ اشعار پر مشتمل یہ غزل نسخۂ حمیدیہ میں موجود نہیں ہے۔ غزل کا مطلع ہے:

گھر ہمارا جو نہ روتے بھی تو ویراں ہوتا بحر گر نہ ہوتا تو بیاباں ہوتا (ط۳۸)

۳۲۔ نسخۂ طاہر میں اس غزل کے سات اشعار ہیں۔ ان میں سے دو اشعار نسخہ حمیدیہ میں حاشیہ میں درج ہیں اور مقطع کا شعر بھی نسخۂ حمیدیہ میں متن کا حصہ ہے جبکہ نسخۂ طاہر میں مقطع کا شعر نہیں ہے۔ غزل کا مطلع ہے:

یک ذرہ زمیں نہیں بے کار باغ کا یاں جادہ بھی فتیلہ ہے لالہ کے داغ کا (ط۳۸)

۳۳۔ نسخۂ طاہر کی یہ غزل دونوں نسخوں میں موجود ہے۔ البتہ اشعار کی ترتیب و تعداد میں فرق ہے۔ نسخۂ طاہر میں آٹھ، نسخۂ حمیدیہ میں نو اشعار ہیں۔ غزل کا مطلع ہے:

وہ مری چین جبیں سے غم پنہاں سمجھا راز مکتوب میں یہ بے ربطی عنواں سمجھا (ط۳۸)

۳۴۔ نسخۂ طاہر کی دس اشعار پر مشتمل ہے۔ اس غزل کے متن کا ایک شعر نسخۂ حمیدیہ میں حاشیہ میں درج ہے۔ اس غزل کے نسخہ حمیدیہ میں سات اشعار ہے۔ البتہ دونوں نسخوں میں اشعار کی ترتیب فرق ہے۔ مزید بر آں نسخۂ طاہر میں دو اشعار زیادہ ہیں۔ غزل کا مطلع اور وہ دو اشعار یہ ہیں:

پھر مجھے دیدہ تر یاد آیا دل جگر تشنہ فریاد آیا

زندگی یوں بھی گزر ہی جاتی کیوں ترا راہ گزر یاد آیا

آہ وہ جرات فریاد کہاں دل سے تنگ آ کے جگر یاد آیا (ط۳۹)

۳۵۔ ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی تھا آپ آتے تھے مگر کوئی عناں گیر بھی تھا (ط۳۹)

نسخۂ طاہر میں اس غزل کے گیارہ اشعار ہیں۔ یہ گزل نسخۂ حمیدیہ میں نہیں ہے۔

۳۶۔ لب خشک در تشنگی مردگاں کا زیارت کدہ ہوں دل آزردگاں کا (ط۴۰)

نسخۂ طاہر میں اس غزل کے دو اشعار متن میں ہیں جبکہ نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے چھ اشعار دیئے گئے ہیں۔

۳۷۔ تو دوست کسی کا بھی ستم گر نہ ہوا تھا اوروں پہ ہے ظلم کہ مجھ پر نہ ہوا تھا (ط۴۱)

یہ غزل دونوں نسخوں میں موجود ہے اور دونوں نسخوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۳۸۔ شب کہ وہ مجلس فروز خلوت ناموس تھا رشتہ ہر شمع خار کسوت فانوس تھا (ط۴۱)

نسخۂ طاہر میں اس غزل کے چار اور نسخۂ حمیدیہ میں چھ اشعار درج ہیں۔

۳۹۔ آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

قاصد کو اپنے ہاتھ سے گردن نہ ماریے اس کی خطا نہیں ہے یہ میرا قصور ہے (ط۴۱)

نسخۂ طاہر میں صرف یہ دو اشعار متن میں درج ہیں۔ نسخۂ حمیدیہ میں اس پوری غزل کے سات اشعار متن میں موجود ہیں۔ ایک شعر حاشیہ میں بھی لکھا ہوا ہے۔ اس غزل کا مطلع نسخۂ حمیدیہ میں یہ ہے:

ضعف جنوں کو وقت تپش در بھی دور تھا اک گھر میں مختصر سا بیاباں ضرور تھا(ح ۶۳)

۴۰۔ عرض نیاز عشق کے قابل نہیں رہا جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا(ط ۴۲)

نسخۂ طاہر کی اس غزل کے آٹھ اشعار ہیں۔ مطلع کے سوا اس غزل کے باقی سات اشعار نسخۂ حمیدیہ میں حاشیے میں درج کیے گئے ہیں۔ نسخہ حمیدیہ اور نسخۂ طاہر کی اس غزل کا مطلع ایک ہے۔ نسخۂ حمیدیہ میں اس مطلع والی غزل کے سات اشعار نسخۂ طاہر میں موجود نہیں ہیں۔ دونون نسخوں کے مقطع میں بھی فرق ہے۔

۴۱۔ نسخۂ طاہر کی چھ اشعار پر مشتمل اس غزل کا مطلع ہے:

رشک کہتا ہے اس کا غیر سے اخلاص حیف عقل کہتی ہے کہ وہ بے مہر کس کا آشنا(ط ۴۲)

نسخۂ طاہر کا یہ شعر نسخۂ حمیدیہ میں حاشیہ میں درج ہے۔ نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے سات اشعار ہیں اور اس غزل کا مطلع یہ ہے:

خود پرستی سے رہے باہم دگر نا آشنا بیکسی میری شریک آئینہ تیرا آشنا(ح ۶۶)

۴۲۔ ذکر اس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا بن گیا رقیب آخر تھا جو راز داں اپنا(ط ۴۳)

نسخۂ طاہر میں اس غزل کے آٹھ اشعار ہیں۔ یہ غزل نسخۂ حمیدیہ میں موجود نہیں ہے۔

۴۳۔ سرمۂ مفت نظر ہوں مری قیمت یہ ہے کہ رہے چشم خریدار پہ احساں میرا

رخصت نالہ مجھے دے کہ مبادا ظالم تیرے چہرے سے ہو ظاہر غم پنہاں میرا(ط ۴۳)

نسخۂ طاہر میں صرف یہ دو اشعار متن میں ہیں۔ دوسرا شعر نسخۂ حمیدیہ میں حاشیہ میں لکھا ہوا ہے۔ نسخۂ حمیدیہ اس غزل کے نو اشعار درج ہیں۔ نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کا مطلع ہے:

خلوت آبلہ پا میں ہے جولاں میرا خوں ہے دل تنگی وحشت سے بیاباں میرا(ح ۸۱)

۴۴۔ غافل بہ وہم ناز خود آرا ہے ورنہ یاں بے شانۂ صبا نہیں طرہ گیاہ کا(ط ۴۴)

نسخۂ طاہر میں اس غزل کے پانچ اشعار درج ہیں جبکہ نسخۂ حمیدیہ میں سات اشعار ہیں۔ نسخۂ حمیدیہ کے حاشیے کے دو اشعار نسخۂ طاہر میں متن میں درج ہیں۔ نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کا مطلع یوں ہے:

طاؤس در رکاب ہے ہر ذرہ آہ کا یارب نفس غبار ہے کس جلوہ گاہ کا(ح ۶۵)

۴۵۔ جور سے باز آے پر باز آئیں کیا کہتے ہیں ہم تجھ کو منہ دکھلائیں کیا(ط ۴۴)

نسخۂ طاہر کی یہ غزل نسخۂ حمیدیہ میں موجود نہیں ہے۔

۴۶۔نسخۂ طاہر میں اس غزل کے صرف دو اشعار دیے گئے ہیں۔وہ اشعار یہ ہیں:

لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتی چمن زنگار ہے آئینہ باد بہاری کا

حریف جوشش دریا نہیں خود داری ساحل جہاں ساقی ہو تو باطل ہے دعوی ہوشیاری کا(ط۴۴)

نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے چھ اشعار متن کا حصہ ہیں۔نسخۂ حمیدیہ میں اس مطلع ہے:

بہار رنگ خون گل ہے ساماں اشک باری کا جنون برق نشتر ہے رگ ابر بہاری کا(ح۶۴)

۴۷۔عشرت قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا(ط۴۴)

نسخۂ طاہر کے متن میں درج دس اشعار پر مشتمل اس غزل کے تمام اشعار نسخۂ حمیدیہ میں حاشیے میں دیئے گئے ہیں۔

نسخۂ حمیدیہ میں "الف" ردیف کی وہ تمام غزلیات جو نسخۂ طاہر میں موجود نہیں ہیں، ان کے مطلعے دیے جا رہے ہیں:

۱۔خود آرا وحشت چشم پری سے شب وہ بدخو تھا کہ موم آئینہ تمثال کو تعویذ بازو تھا(ح۳۱)

۲۔دمیدن کے کمیں جوں ریشۂ زنجیر زمیں پایا بہ گرد سرمہ انداز نگاہ شرمگیں پایا(ح۳۷)

۳۔نزاکت سے فسون دعوی طاقت شکستن ہا شرار سنگ انداز چراغ از جسم خستن ہا(ح۳۸)

۴۔بسان جوہر آئینہ از ویرانی دل ہا غبار کوچہ ہائے موج ہے خاشاک ساحل ہا(ح۳۸)

۵۔بہ شغل انتظار مہ وشاں در خلوت شب ہا سر تار نظر ہے رشتۂ تسبیح کوکب ہا(ح۳۹)

۶۔بہ رہین شرم ہے باوصف شہرت اہتمام اسکا نگین میں جوں شرار سنگ ناپیدا ہے نام اسکا(ح۴۱)

۷۔شب اختر قدح عیش نے محمل باندھا باریک قافلۂ آبلہ منزل باندھا(ح۴۱)

۸۔یاد روزے کہ نفس در گرہ یارب تھا نالۂ دل بہ کمر دامن قطع شب تھا(ح۴۸)

۹۔رات دل گرم خیال جلوۂ جانانہ تھا رنگ روئے شمع برق خرمن پروانہ تھا(ح۴۹)

۱۰۔بسکہ جوش گریہ سے زیر و زبر ویرانہ تھا چاک موج سیل تا پیرہن دیوانہ تھا(ح۵۱)

۱۱۔کرے گر حیرت نظارہ طوفاں نکتہ گوئی کا حباب چشمہ آئینہ ہووے بیضہ طوطی کا(ح۵۴)

۱۲۔یک گام بے خودی سے لوٹیں بہار صحرا آغوش نقش پا میں کیجیے فشار صحرا(ح۵۵)

۱۳۔ وحشی بن صیاد نے ہم رم خوردوں کو کیا رام کیا

رشتہ چاک جیب دریدہ صرف قماش دام کیا(ح ۵۵)

۱۴۔ کیا کس شوخ نے ناز از سر تمکیں نشستن کا کہ شاک گل کا خم انداز ہے بالیں شکستن کا(ح ۶۰)

۱۵۔ شب کہ دل زخمی عرض دو جہاں تیر آیا نالہ برخود غلط شوخی تاثیر آیا(ح ۶۲)

۱۶۔ میر آں سوئے تماشا ہے طلبگاروں کا خضر مشتاق ہے اس دشت کے آواروں کا(ح ۶۲)

۱۷۔ عبادت سے زبس ٹوٹا ہے دل یاران غمگیں کا نظر آتا ہے موے شیشہ رشتہ شمع بالیں کا(ح ۶۸)

۱۸۔ وردِ اسم حق سے دیدار صنم حاصل ہوا رشتۂ تسبیح تار جادۂ منزل ہوا(ح ۷۰)

۱۹۔ ہے تنگ ز واماندہ شدن حوصلہ پا جو اشک گرا خاک میں، ہے آبلہ پا(ح ۷۶)

۲۰۔ بسکہ عاجز نارسائی سے کبوتر ہو گیا صفحۂ نامہ غلاف بالش پر ہو گیا(ح ۷۸)

۲۱۔ گرفتاری میں فرمان خط تقدیر ہے پیدا کہ طوق قمری از حلقۂ زنجیر ہے پیدا(ح ۷۹)

۲۲۔ بہ مہر نامہ جو بوسہ گل پیام رہا ہمارا کام ہوا اور تمہارا نام ہوا(ح ۷۹)

۲۳۔ سحر گہ باغ میں وہ حیرت گلزار ہو پیدا اڑے رنگ گل اور آئینہ دیوار ہو پیدا(ح ۸۰)

۴۸۔ نسخۂ طاہر میں "ب" ردیف کی صرف ایک غزل ہے جس کے بارہ اشعار ہیں۔ یہ بارہ اشعار نسخۂ حمیدیہ میں حاشیے میں دیئے گئے ہیں۔ مطلع یہ ہے:

پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موج شراب دے بطرے کو دل دوست شنا موج شراب(ط ۴۵)

نسخۂ حمیدیہ میں "ب" ردیف کی دو غزلیں ہیں اور یہ غزلیات نسخۂ طاہر میں نہیں ہیں۔ ان غزلوں کے مطلعے یہ ہیں:

۱۔ بس کہ میخانہ ویراں جوں بیابان خراب عکس چشم آہوئے رمخوردہ ہے داغ شراب(ح ۸۴)

۲۔ ہے بہاراں میں خزاں پرور خیال عندلیب رنگ گل آتش کدہ ہے زیر بال عندلیب(ح ۸۵)

۴۹۔ نسخۂ طاہر میں "ت" ردیف کی اس پہلی غزل میں تین اشعار دیئے گئے ہیں۔ ان میں پہلا شعر یہ ہے:

افسوس کہ دیداں کا کیا رزق فلک نے جن لوگوں کو تھی درخور عقد گہر انگشت(ط ۴۶)

نسخۂ طاہر کے ان تین اشعار میں سے اولین دو اشعار نسخۂ حمیدیہ کے حاشیہ میں درج ہیں اور اس کا تیسرا شعر متن کا حصہ ہے۔ نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کا مطلع ہے:

جاتا ہوں جدھر سب کی اٹھے ہے ادھر انگشت

یک دست جہاں مجھ سے بھرا ہے مگر انگشت (ح۸۷)

۵۰۔ رہا گر کوئی تا قیامت سلامت پھر اک روز مرنا ہے حضرت سلامت (ط۴۶)

نسخۂ طاہر میں اس غزل کے چار اشعار متن کا حصہ ہیں جبکہ نسخہ حمیدیہ میں اس غزل کے دس اشعار حاشیے میں لکھے گئے ہیں۔

مند گئیں کھولتے ہی کھولتے آنکھیں غالب یار لائے مری بالیں پہ اسے پر کس وقت (ط۴۷)

یہ شعر نسخۂ حمیدیہ مین موجود نہیں ہے۔

۵۱۔ آمد خط سے ہوا ہے سرد جو بازار دوست دود شمع کشتہ تھا شاید خط رخسار دوست (ط۴۷)

نسخۂ طاہر میں اس غزل کے گیارہ اشعار متن کا حصہ ہیں۔ نسخہ حمیدیہ میں یہ اشعار موجود نہیں ماسوائے مطلع کے اور اس میں بھی دونوں نسخوں میں فرق ہے نسخۂ حمیدیہ میں یہ مطلع یوں ہے:

نیم رنگی جلوہ ہے بزم تجلی زار دوست دود شمع کشتہ تھا شاید خط رخسار دوست (ح۸۸)

نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے چھ اشعار ہیں جو نسخۂ طاہر کا حصہ نہیں ہیں۔

نسخۂ حمیدیہ میں "ث" ردیف کی دو غزلیات متن میں موجود ہیں جبکہ نسخۂ طاہر میں "ث" ردیف کی کوئی غزل موجود نہیں ہے۔ نسخۂ حمیدیہ کی غزلوں کے مطلعے ہیں:

۱۔ دود شمع کشتہ گل بزم سامانی عبث یک شنبہ آشفتہ ناز سنبلستانی عبث (ح۹۰)

۲۔ ناز لطف عشق باوصف توانائی عبث رنگ ہے سنگ محک دعوائے بینائی عبث (ح۹۱)

۵۲۔ نسخۂ طاہر میں "ج" ردیف کی غزل کے صرف تین اشعار متن میں دیے گئے ہیں۔ ان میں سے تیسرا شعر نسخۂ حمیدیہ میں حاشیے میں لکھا گیا ہے۔ غزل کا مطلع یہ ہے:

گلشن میں بندوبست بہ رنگ دگر ہے آج قمری کا طوق حلقۂ بیرون در ہے آج (ط۴۸)

نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے آٹھ اشعار ہیں۔ اس غزل کے مطلع میں بھی فرق ہے۔

گلشن میں بندوبست بہ ضبط دگر ہے آج قمری کا طوق حلقۂ بیرون در ہے آج (ح۹۲)

۵۳۔ لو ہم مریض عشق کے تیمار دار ہیں! اچھا اگر نہ ہو تو مسیحا کا کیا علاج (ط۴۸)

نسخۂ طاہر میں یہ صرف ایک شعر دیا گیا ہے۔ یہ شعر نسخۂ حمیدیہ میں موجود نہیں ہے۔ البتہ نسخۂ حمیدیہ میں "ج" ردیف کی مزید ایک غزل موجود ہے۔ اس کا مطلع ہے:

جنبش گلبرگ سے ہے گل کے لب کو اختلاج حب شبنم سے صبا ہر صبح کرتی ہے علاج (ح۹۳)

۵۴۔ نسخۂ طاہر میں "چ" ردیف کی چھ اشعار پر مشتمل صرف ایک غزل کا مطلع ہے:

نفس نہ انجمن آرزو سے باہر کھینچ اگر شراب نہیں انتظار ساغر کھینچ (ط۴۸)

نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے نو اشعار متن کا حصہ ہیں۔ اس نسخے میں "چ" ردیف کی مزید دو غزلیں دی گئی ہیں یہ غزلیات نسخۂ طاہر میں نہیں ہیں۔ ان کا مطلع یہ ہے:

ا۔ بے دل نہ ناز وحشت جیب دریدہ کھینچ جوں بوے غنچہ یک نفس آرمیدہ کھینچ (ح۹۴)

۲۔ قطع سفر ہستی وآرام فنا ہیچ رفتار نہیں بیشتر از لغزش پا ہیچ (ح۹۴)

نسخۂ حمیدیہ میں "ح" ردیف کی ایک غزل متن میں ہے جس کا مطلع ہے:

ا۔ دعویٔ عشق بتاں سے بہ گلستان گل و صبح ہیں رقیبانہ بہم دست و گریباں گل و صبح (ح۹۶)

۵۵۔ نسخۂ طاہر میں "د" ردیف کی آٹھ اشعار پر مشتمل صرف ایک غزل ہے جبکہ نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے دس اشعار موجود ہیں۔ غزل کا مطلع یہ ہے:

حسن غمزہ کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد بارے آرام سے ہیں اہل جفا میرے بعد (ط۴۸)

نسخۂ حمیدیہ میں "د" ردیف کی چار مزید غزلیات دی گئی ہیں۔ ان کے مطلع یہ ہیں:

ا۔ بسکہ وہ پا کو بیاں در پردۂ وحشت ہیں یاد ہے غلاف دفچۂ خورشید بریک گرد باد (ح۹۷)

۲۔ تو پست فطرت اور خیال بسا بلند اے طفل خود معاملہ قد سے عصا بلند (ح۹۸)

۳۔ حسرت دستگہ و پاے تحمل تا چند رگ گردن، خط پیمانۂ بے مل تا چند (ح۹۸)

۴۔ بہ کام دل کریں کس طرح گمرہاں فریاد ہوئی ہے لغزش پا لکنت زباں فریاد (ح۹۹)

۵۶۔ نسخۂ طاہر میں "ر" ردیف کی دس اشعار پر مشتمل غزل نسخۂ حمیدیہ میں بھی موجود ہے۔ البتہ اشعار کی ترتیب میں فرق ہے۔ غزل کا مطلع ہے:

بلا سے ہیں جو یہ پیش نظر در و دیوار نگاہ شوق کو ہیں بال و پر در و دیوار (ط۴۹)

۵۷۔ نسخۂ طاہر کی اگلی دو غزلیات نسخۂ حمیدیہ میں موجود نہیں ہیں۔ ان کے مطلع یہ ہیں:

ا۔ گھر جب بنا لیا ترے در پر کہے بغیر جائے گا اب بھی تو نہ، مرا گھر کہے بغیر (ط۴۹)

۲۔ کیوں جل گیا نہ تاب رخ یار دیکھ کر جلتا ہوں اپنی طاقت دیدار دیکھ کر (ط۵۰)

۵۸۔ نسخۂ طاہر کی اس غزل کے آٹھ اشعار ہیں اور نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے نو اشعار دیئے گئے ہیں۔ اشعار کی ترتیب میں بھی فرق ہے۔ نسخۂ طاہر میں اس غزل کا مطلع نسخۂ حمیدیہ میں غزل کا دوسرا شعر ہے۔ نسخۂ طاہر میں غزل کا مطلع ہے:

لرزتا ہے مرا دل زحمت مہر درخشاں پر میں ہوں وہ قطرۂ شبنم جو ہو خار بیاباں پر (ط۵۱)

نسخۂ حمیدیہ میں مطلع ہے:

نہیں بند زلیخا بے تکلف ماہ کنعاں پر سفیدی دیدۂ یعقوب کی بھرتی ہے زنداں پر (ح۱۰۵)

۵۹۔ ہے بسکہ ہر اک ان کے اشارے میں نشاں اور کرتے ہیں محبت تو گزرتا ہے گماں اور (ط۵۱)

نسخۂ طاہر کی گیارہ اشعار پر مشتمل یہ غزل نسخۂ حمیدیہ میں شامل نہیں ہے۔

۶۰۔ صفائے حیرت آئینہ ہے سامان زنگ آخر بغیر آب بر جا ماندہ کا پاتا ہے رنگ آخر (ط۵۲)

نسخۂ طاہر میں دو جبکہ نسخۂ حمیدیہ میں چھ اشعار ہیں۔

۶۱۔ جنوں کی دستگیری کس سے ہو گر ہو نہ عریانی
گریباں چاک کا حق ہو گیا ہے میری گردن پر (ط۵۲)

نسخۂ طاہر میں اس غزل کے چھ اشعار دیئے گئے ہیں۔ جن میں سے تین اشعار نسخۂ حمیدیہ میں حاشیے میں لکھے ہوئے ہیں۔ نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے چھ اشعار ہیں اور غزکا مطلع یہ ہے:

فسون یک دلی ہے لذت بیداد دشمن پر کہ وجد برق چوں پروانہ بال افشاں ہے خرمن پر (ح۱۰۸)

۶۲۔ ستم کش مصلحت سے ہوں کہ خوباں تجھ پہ عاشق ہیں
تکلف بر طرف مل جائے گا تجھ سا رقیب آخر (ط۵۳)

نسخۂ طاہر میں یہ صرف ایک شعر متن میں ہے جبکہ نسخۂ حمیدیہ میں یہ پانچ اشعار کی غزل متن میں موجود ہے۔ غزل کا مطلع ہے:

دیا یاروں نے بیہوشی میں درماں کا فریب آخر ہوا سکتے سے میں آئینہ دست طبیب آخر (ح۱۰۷)

۶۳۔ نسخۂ طاہر کی یہ غزل نسخۂ حمیدیہ میں موجود نہیں ہے۔ غزل کا مطلع ہے:

لازم تھا کہ دیکھو مرا رستا کوئی دن اور تنہا گئے کیوں اب رہو تنہا کوئی دن اور (ط۵۳)

نسخۂ حمیدیہ کی یہ غزلیات نسخۂ طاہر کا حصہ نہیں ہیں:

۱۔ شیشہ آتشیں رخ پر نور عرق از خط چکیدہ روغن مور (ح ۱۰۳)

۲۔ بسکہ مائل ہے وہ رشک ماہتاب آیئنے پر ہے نفس تار شعاع آیئنے پر (ح ۱۰۴)

۳۔ بینش بسعی ضبط جنوں نو بہار تر دل در گداز نالہ بہ کاہ آبیار تر (ح ۱۰۶)

۶۴۔ نسخۂ طاہر کے ان تین اشعار میں سے دو نسخۂ حمیدیہ میں حاشیے میں درج ہیں۔ نسخۂ حمیدیہ میں چھ اشعار متن کا حصہ ہیں۔ نسخۂ طاہر میں شعر یہ ہے:

فارغ مجھے نہ جان کہ مانند صبح و مہر ہے داغ عشق زینت جیب کفن ہنوز (ط ۵۳)

۶۵۔ حریف مطلب مشکل نہیں فسون نیاز دعا قبول ہو یارب کہ عمر خضر دراز (ط ۵۴)

نسخۂ طاہر میں اس غزل کے پانچ شعر ہیں اور نسخہ حمیدیہ کے حاشیہ کے اشعار بھی متن میں شامل ہیں جبکہ دوسرے نسخے حاشیہ کے علاوہ چھ اشعار متن میں درج ہیں۔

۶۶۔ وسعت سعی کرم دیکھ کر سر تا سر خاک گزرے ہے آبلہ پا آب گہر بار ہنوز (ط ۵۴)

نسخۂ طاہر میں صرف دو اشعار ہیں جبکہ نسخۂ حمیدیہ میں سات اشعار کی غزل ہے:

داغ اطفال ہے دیوانہ بہ کہسار ہنوز خلوت سنگ میں ہے نالہ طلبگار ہنوز (ح ۱۱۵)

۶۷۔ نسخۂ طاہر کی یہ غزل نسخۂ حمیدیہ میں موجود نہیں ہیں۔ پہلا شعر ہے:

کیونکر اس بت سے رکھوں جان عزیز کیا نہیں ہے مجھے ایمان عزیز (ط ۵۴)

۶۸۔ نے گل نغمہ ہوں نہ پردۂ ساز میں ہوں اپنی شکست کی آواز (ط ۵۴)

نسخۂ طاہر کی نو اشعار پر مشتمل اس غزل کے نسخۂ حمیدیہ میں بھی نو اشعار موجود ہے۔

نسخۂ حمیدیہ کی "ز" ردیف کی یہ غزلیات نسخۂ طاہر میں نہیں ہیں:

۱۔ حسن خود آرا کو ہے مشق تغافل ہنوز ہے کف مشاطہ میں آئینہ گل ہنوز (ح ۱۰۹)

۲۔ چاک گریباں کو ہے ربط تامل ہنوز غنچے میں دل تنگ ہے حوصلہ گل ہنوز (ح ۱۱۱)

۳۔ کو بیابان تمنا و کجا جولان عجز آبلے پا کے ہیں یاں رفتار کو دندان عجز (ح ۱۱۴)

۴۔ نہ بندھا تھا بہ عدم نقش دل مور ہنوز تب سے ہے یاں دہن یار کا مذکور ہنوز (ح ۱۱۶)

۶۹۔ نسخۂ طاہر میں "س" ردیف کی سات اشعار پر مشتمل صرف ایک غزل درج ہے۔ یہ غزل نسخۂ حمیدیہ میں حاشیہ میں درج ہے اور اس میں آٹھ اشعار ہیں۔ دونوں نسخوں میں مطلع کا فرق نیچے دیے گئے اشعار سے واضح ہے۔ نسخۂ طاہر میں پہلا شعر یہ ہے:

مژدہ اے ذوق اسیری کہ نظر آتا ہے دام خالی قفس مرغ گرفتار کے پاس (ط۵۵)

کب فقیروں کی رسائی بت میخوار کے پاس تو لیے بو دیجیے میخانے کی دیوار کے پاس (ح۱۱۷)

نسخۂ حمیدیہ میں "س" ردیف کی یہ غزلیات نسخۂ طاہر میں نہیں ہیں:

۱۔ حاصل دل بستگی ہے عمر کوتاہ اور بس وقت عرض عقدہ ہائے متصل تار نفس (ح۱۱۷)

۲۔ دشت الفت میں ہے خاک کشتگاں محبوس و بس

پیچ و تاب جادہ ہے خط کف افسوس و بس (ح۱۱۸)

۳۔ کرتا ہے بہ یاد بت رنگیں دل مایوس رنگ ز نظر رفتہ حنائے کف افسوس (ح۱۱۹)

۷۰۔ نسخۂ طاہر میں "ش" ردیف کی محض تین اشعار پر مشتمل ایک غزل ہے۔ نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے نو اشعار درج ہیں۔ دونوں نسخوں کے اشعار میں بھی فرق ہے نسخۂ طاہر میں پہلا شعر یہ ہے:

نہ لیوے گر خس جوہر طراوت سبزۂ خط سے لگادے خانۂ آئینہ میں روئے نگار آتش (ط۵۵)

نسخۂ حمیدیہ میں "ش" ردیف کی مزید ایک غزل متن میں درج ہے:

یہ اقلیم سخن ہے جلوۂ گرد سواد آتش کہ ہے دود چراغاں سے ہیولائے مداد آتش (ح۱۲۱)

۷۱۔ جادۂ رہ خور کو وقت شام ہے تار شعاع چرک وا کرتا ہے ماہ نو سے آغوش وداع (ط۵۶)

نسخۂ طاہر میں اس غزل کا صرف ایک شعر ہے جبکہ نسخۂ حمیدیہ میں چھ اشعار کی پوری غزل ہے۔

۷۲۔ رخ یار سے ہے سوز جاودانی شمع ہوئی ہی آتش گل آب زندگانی شمع (ط۵۶)

سات اشعار کی یہ غزل دونوں نسخوں میں درج ہے۔ مزید بر آں نسخۂ طاہر میں "غ" ردیف کی کوئی غزل متن میں موجود نہیں ہے جبکہ نسخۂ حمیدیہ میں دو غزلیات درج ہیں:

۱۔ عشاق اشک چشم سے دھوویں ہزار داغ دیتا ہے اور جوں گل و شبنم بہار داغ (ح۱۲۳)

۲۔ بلبلوں کو دور سے کرتا ہے منع بار باغ ہے زبان پاسباں خار سر دیوار باغ (ح۱۲۴)

۷۳۔ بیم رقیب سے نہیں کرتے وداع ہوش مجبوریاں تلک ہوئے اے اختیار حیف (ط۵۶)

نسخۂ طاہر میں "ف" ردیف کی صرف ایک غزل ہے اور اس کے دو اشعار ہیں جبکہ حمیدیہ میں چھ اشعار ہیں۔ اور "ف" ردیف کی ایک مزید غزل بھی نسخے کا حصہ ہے:

عیسی مہرباں ہے شفاریز یک طرف درد آفریں ہے طبع الم خیز یک طرف (ح۱۲۶)

۷۴۔ نسخۂ طاہر میں "ک" ردیف کی اس غزل کے آٹھ اشعار ہیں۔ اور اس غزل کا مطلع نسخۂ حمیدیہ سے فرق ہے۔ دونوں نسخوں کے مطلع ترتیب وار دیے جا رہے ہیں:

زخم پر چھڑکیں کہاں طفلان بے پرواہ نمک کیا مزہ ہوتا اگر پتھر میں بھی ہوتا نمک (ط۵۷)

زخم پر باندھے ہیں کب طفلان بے پرواہ نمک کیا مزہ ہوتا اگر پتھر میں بھی ہوتا نمک (ح۱۲۷)

۷۵۔ آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک (ط۵۷)

یہ غزل دونوں نسخوں میں موجود ہے۔

آئے ہیں پارہ ہائے جگر در میان اشک لایا ہے لعل بیش بہا کاروان اشک (ح۱۲۹)

حمیدیہ نسخہ کی یہ غزل نسخۂ طاہر میں نہیں ہے۔

۷۶۔ گر تجھ کو ہے یقین اجابت دعا نہ مانگ یعنی بغیر یک دل بے مدعا نہ مانگ (ط۵۸)

نسخۂ طاہر میں اس غزل کے صرف دو اشعار ہیں جبکہ نسخہ حمیدیہ میں نو اشعار ہیں۔

۷۷۔ ہے کس قدر ہلاک فریب وفائے گل بلبل کے کاروبار پہ ہین خندہ ہائے گل (ط۵۸)

نسخۂ طاہر کی یہ آٹھ اشعار پر مشتمل غزل نسخۂ حمیدیہ میں حاشیے میں دی گئی ہے۔ اور وہاں اس کے گیارہ اشعار ہیں۔ نسخۂ طاہر میں "ل" ردیف کی ایک ہی غزل ہے جبکہ نسخۂ حمیدیہ میں مزید پانچ غزلیات موجود ہیں۔

۷۸۔ غم نہیں ہوتا ہے آزادوں کو بیش از یک نفس

برق سے کرتے ہیں روشن شمع ماتم خانہ ہم (ط۵۸)

نسخہ طاہر کی اس غزل میں پانچ اشعار ہیں جو کہ نسخۂ حمیدیہ کی اسی ردیف کی دو مختلف غزلیات میں شامل ہیں۔ نسخۂ حمیدیہ میں دونوں غزلیں موجود ہیں۔

۷۹۔ بنالہ حاصل دل بستگی فراہم کر متاع خانۂ زنجیر جز صدا معلوم (ط۵۹)

نسخۂ طاہر میں صرف ایک شعر ہے۔ نسخۂ حمیدیہ میں سات اشعار کی غزل ہے۔

۸۰۔ مجھ کو دیار غیر میں مارا وطن سے دور رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی شرم (ط۵۹)

نسخۂ طاہر میں اس غزل کے دو اشعار حمیدیہ میں موجود نہیں ہیں۔ نسخۂ حمیدیہ کی "م" ردیف کی دو غزلیات نسخۂ طاہر میں نہیں ہیں۔

۸۱۔ لوں وام بخت خفتہ سے یک خواب خوش ولے
غالب یہ خوف ہے کہ کہاں سے ادا کروں (ط۵۹)

نسخۂ طاہر میں غزل کا صرف مقطع ہے جبکہ نسخۂ حمیدیہ میں نو اشعار کی پوری غزل درج ہے۔

۸۲۔ وہ فراق اور وہ وصال کہاں وہ شب وروز وماہ وسال کہاں (ط۵۹)

نسخۂ طاہر کی یہ غزل نسخۂ حمیدیہ میں حاشیے میں درج ہے۔

۸۳۔ کی وفا ہم سے تو غیر اسکو جفا کہتے ہیں ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو برا کہتے ہیں (ط۶۰)

۸۴۔ ممکن نہیں کہ بھول کے بھی آرمیدہ ہوں میں دشت غم میں آہوئے صیاد دیدہ ہوں (ط۶۱)

۸۵۔ آبرو کیا خاک اس گل کی جو گلشن میں نہیں
ہے گریباں ننگ پیراہن جو دامن میں نہیں (ط۶۱)

نسخۂ طاہر کی یہ تین غزلیات نسخۂ حمیدیہ میں نہیں ہیں۔

۸۶۔ عہدے سے مست ناز کے باہر نہ آسکا گر اک ادا ہو تو اسے اپنی قضا کہوں (ط۶۲)

نسخۂ طاہر میں اس غزل کے چار اشعار میں سے تین حمیدیہ میں حاشیے کا حصہ ہیں۔ نسخۂ حمیدیہ میں سات اشعار متن میں ہیں۔ مطلع بھی مختلف ہے۔

۸۷۔ مہرباں ہو کے بلا لو مجھے چاہو جس وقت
میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آ بھی نہ سکوں (ط۶۲)

نسخۂ طاہر کی یہ غزل نسخۂ حمیدیہ میں نہیں ہے۔

۸۸۔ ہم سے کھل جاؤ بوقت مے پرستی ایک دن ورنہ ہم چھیڑنگے رکھ کر عذر مستی ایک دن (ط۶۳)

دونوں نسخوں میں یہ غزل موجود ہے۔

۸۹۔ ہم پر جفا سے ترک وفا کا گماں نہیں اک چھیڑ ہے وگرنہ مراد امتحاں نہیں (ط۶۳)

نسخۂ طاہر کی یہ غزل نسخۂ حمیدیہ میں نہیں ہے۔

۹۰۔ مانع دشت نوردی کوئی تدبیر نہیں ایک چکر ہے مرے پاؤں میں زنجیر نہیں (ط۶۳)

نسخۂ طاہر کے متن میں درج اس غزل کے سات اشعار ہیں۔ یہ نسخۂ حمیدیہ میں حاشیے میں درج ہے اور اس کے دس اشعار ہیں۔ دونوں نسخوں کے اشعار میں بھی فرق ہے۔

۹۱۔ مت مردمک چشم میں سمجھو یہ نگاہیں ہیں جمع سویدائے دل چشم میں آہیں (ط ۶۴)

حیرت کش یک جلوۂ معنی ہیں نگاہیں کھینچوں ہوں سویدائے دل چشم میں آہیں (ح ۱۵۰)

اول الذکر شعر نسخۂ طاہر میں جبکہ آخر الذکر نسخۂ حمیدیہ میں درج ہے۔

۹۲۔ بر شگال غریہ عاشق ہے دیکھا چاہیے کھل گئی مانند گل سو جاسے دیوار چمن

الفت گل سے غلط ہے دعویٰ وارستگی سرو ہے باوصف آزادی گرفتار چمن (ط ۶۴)

نسخۂ طاہر میں صرف یہ دو اشعار ہیں جن میں سے پہلا شعر نسخۂ حمیدیہ میں حاشیے میں درج ہے۔ دوسرا نسخۂ حمیدیہ میں غزل کے متن میں ہے۔ حمیدیہ میں اس غزل کے سات اشعار موجود ہیں۔

۹۳۔ عشق تاثیر سے نومید نہیں جاں سپاری شجر بید نہیں (ط ۶۴)

نسخۂ طاہر کی یہ غزل نسخۂ حمیدیہ میں نہیں ہے۔

۹۴۔ جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں (ط ۶۵)

یہ غزل دونوں نسخوں میں درج ہے۔ حمیدیہ میں آٹھ اور نسخۂ طاہر میں چھ اشعار ہیں۔

۹۵۔ ملتی ہے خوئے یار سے نار التہاب میں کافر ہوں گر نہ ملتی ہو راحت عذاب میں (ط ۶۵)

۹۶۔ کل کے لیے کر آج نہ خست شراب یہ سوء ظن ہے ساقی کوثر کے باب میں (ط ۶۶)

۹۷۔ حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں (ط ۶۷)

۹۸۔ ذکر میرا بہ بدی بھی اسے منظور نہیں غیر کی بات بگڑ جائے تو کچھ دور نہیں (ط ۶۸)

۹۹۔ نالہ جز حسن طلب اے ستم ایجاد نہیں ہے تقاضائے جفا شکوۂ بیداد نہیں (ط ۶۹)

۱۰۰۔ دونوں جہاں دے کہ وہ سمجھے کہ خوش رہا یاں آپڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں (ط ۶۹)

نسخۂ طاہر کی تمام غزلیات نسخۂ حمیدیہ میں موجود نہیں ہیں۔

۱۰۱۔ ہو گئی غیر کی شیریں زبانی کارگر عشق کا اس کو گماں ہم بے زبانوں پر نہیں (ط ۶۹)

یہ شعر نسخہ حمیدیہ میں نہیں ہے۔

قیامت ہے کہ سن لیلیٰ کا دشت قیس میں آنا

عجب ہے وہ بولا یوں بھی ہوتا ہے زمانے میں

دل نازک پہ اس کے رحم آتا ہے مجھے غالب نہ کر سر گرم اس کافر کو الفت آزمانے میں (ط۶۹)

نسخۂ طاہر کے یہ دونوں اشعار نسخۂ حمیدیہ میں ہیں۔

۱۰۲۔ دل لگا کر لگ گیا ان کو تنہا بیٹھنا بارے اپنی بیکسی کی ہم نے پائی داد یاں (ط۷۰)

نسخۂ طاہر میں یہ دو اشعار ہیں۔ نسخۂ حمیدیہ میں اس غزل کے سات اشعار ہیں۔

۱۰۳۔ یہ ہم جو ہجر میں دیوار و در دیکھتے ہیں کبھی صبا کو کبھی نامہ بر دیکھتے ہیں (ط۷۰)

۱۰۴۔ نہیں کہ مجھ کو قیامت کا اعتقاد نہیں شب فراق سے روز جزا یاد نہیں (ط۷۰)

نسخۂ طاہر کی یہ دونوں غزلیات نسخۂ حمیدیہ میں نہیں ہیں۔

۱۰۵۔ تیرے توسن کو صبا باندھتے ہیں ہم بھی مضموں کی ہوا باندھتے ہیں (ط۷۰)

نسخۂ طاہر کی اس غزل میں نسخۂ حمیدیہ کی دو مختلف غزلیات کے اشعار ایک ہی غزل میں شامل ہیں۔ شاید ایک ردیف ہونے کی وجہ سے یہ غلطی ہوئی ہے۔

۱۰۶۔ زمانہ سخت کم آزار ہے بجان اسد وگرنہ ہم تو توقع زیادہ رکھتے ہیں (ط۷۱)

نسخۂ طاہر میں صرف مقطع درج ہے جبکہ نسخۂ حمیدیہ میں پوری غزل موجود ہے۔

۱۰۷۔ دائم پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہوں میں خاک ایسی زندگی پہ کہ پتھر نہیں ہوں میں (ط۷۱)

۱۰۸۔ سب کہاں کچھ لالہ وگل میں نمایاں ہو گئیں خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں (ط۷۲)

۱۰۹۔ دیوانگی سے دوش پہ زنار بھی نہیں یعنی ہماری جیب میں ایک تار بھی نہیں (ط۷۳)

نسخۂ طاہر کی یہ تمام غزلیات نسخۂ حمیدیہ میں موجود نہیں ہیں۔

۱۱۰۔ نہیں ہے زخم کوئی بخیہ کے درخور مرے تن میں

ہوا ہے تار اشک یاس رشتہ چشم سوزن میں (ط۷۴)

نسخۂ طاہر مین اس غزل کے نو اشعار ہیں جن میں سے تین نسخۂ حمیدیہ کی ایک دوسری غزل کا حصہ ہیں۔

۱۱۱۔ مژے جہان کے اپنی نظر میں خاک نہیں سوائے خون جگر سو جگر میں خاک نہیں (ط۷۴)

۱۱۲۔ دل ہی تو ہے نہ سنگ وخشت درد سے بھر نہ آئے کیوں

رووئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں (ط۷۵)

یہ دونوں غزلیات نسخۂ حمیدیہ میں نہیں ہیں۔

۱۱۳۔ غنچہ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں

بوسہ کو پوچھتا ہوں میں منہ سے مجھے بتا کہ یوں (ط۷۶)

یہ غزل دونوں نسخوں میں موجود ہے لیکن اشعار میں فرق ہے۔

نسخۂ حمیدیہ میں "ن" ردیف کی مزید اٹھارہ غزلیات درج ہیں جو نسخۂ طاہر میں نہیں ہیں۔

۱۱۴۔ حسد سے دل اگر افسردہ ہے گرم تماشا ہو کہ چشم تنگ شاید کثرت نظارہ سے وا ہو (ط۷۶)

نسخۂ طاہر میں اس غزل کے تین اشعار درج ہیں جبکہ نسخۂ حمیدیہ میں پوری غزل ہے۔

۱۱۵۔ کعبہ میں جا رہا تو نہ دو طعنہ کیا کہیں بھولا ہوں حق صحبت اہل کنشت کو (ط۷۶)

یہ غزل نسخۂ حمیدیہ میں نہیں ہے۔

۱۱۶۔ وارستہ اس سے ہیں کہ محبت ہی کیوں نہ ہو کیجئے ہمارے ساتھ عداوت ہی کیوں نہ ہو (ط۷۷)

یہ غزل نسخۂ حمیدیہ میں حاشیے میں درج ہے۔

۱۱۷۔ قفس میں ہوں گر اچھا بھی نہ جانیں میرے شیون کو

مرا ہونا برا کیا ہے نوا سنجان گلشن کو (ط۷۸)

۱۱۸۔ دھوتا ہوں جب میں پینے کو اس سیم تن کے پانوٴ

رکھتا ہے ضد سے کھینچ کے باہر لگن کے پانوٴ (ط۷۹)

۱۱۹۔ واں اس کو ہول دل ہے تو یاں میں ہوں شرمسار یعنی یہ میری آہ کی تاثیر سے نہ ہو (ط۷۹)

۱۲۰۔ واں پہنچ کر جو آتا پئے ہم ہے ہم کو صد رہ آہنگ زمیں بوس قدم ہے ہم کو (ط۸۰)

۱۲۱۔ تم جانو تم کو غیر سے جو رسم وراہ ہو مجھ کو بھی پوچھتے رہو تو کیا گناہ ہو (ط۸۰)

۱۲۲۔ گئی وہ بات کہ ہو گفتگو تو کیونکر ہو کہے سے کچھ نہ ہوا پھر کہو تو کیونکر ہو (ط۸۱)

۱۲۳۔ کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنج فغاں کیوں ہو

نہ ہو جب دل ہی سینہ میں تو پھر منہ میں زباں کیوں ہو (ط۸۱)

۱۲۴۔ رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو

ہم سخن کوئی نہ ہو اور ہم زباں کوئی نہ ہو (ط ۸۲)

نسخۂ طاہر کی یہ تمام غزلیات نسخۂ حمیدیہ میں نہیں ہیں۔ نسخۂ حمیدیہ کی "و" ردیف کی پانچ غزلیات نسخۂ طاہر میں شامل نہیں ہیں۔

نسخۂ طاہر کے بارے میں مالک رام نسخۂ عرشی کے قصیدے اور غزل پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میں نے جب نسخۂ طاہر دیکھا، تو سب سے پہلی بات جو میری نظر میں کھٹکی، وہ اس کا رسم الخط ہے۔۔۔۔ لیکن یونہی گمان گزرتا ہے کہ یہ قصیدہ اور غزل شاید اصل مخطوطے میں نہیں اور یہ دونوں کسی دوسری جگہ سے لے کر مطبوعہ طاہر ایڈیشن میں شامل کیے گئے ہیں۔"(۷)

دونوں نسخوں کی غزلیات کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ نسخۂ طاہر کے مقابلے میں نسخۂ حمیدیہ زیادہ معتبر نسخہ تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ نسخۂ طاہر کی اہمیت سے انکار نہیں لیکن اس نسخے میں حواشی و متن کے اشعار اور ترتیب میں کوئی امتیاز نہیں رکھا گیا ہے۔ کئی ایک غزلوں کے اشعار مشترکہ ردیف ہونے کی وجہ سے آپس میں گڈ مڈ ہو گئے ہیں۔ دونوں نسخوں کے اختلافات کو ممکنہ حد تک واضح کر دیا گیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ آل احمد سرور، دیباچہ دیوان غالب (نسخۂ عرشی) مرتبہ امتیاز علی خاں لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۹۲ء، ص ح

۲۔ نور الحسن نقوی، پروفیسر، غالب شاعر و مکتوب نگار علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، ۲۰۰۰ء، ص ۵۴

۳۔ سید معین الرحمن، ڈاکٹر، غالب کا علمی سرمایہ لاہور: یونیورسل بکس، فروری ۱۹۸۹ء، ص ۲۷

۴۔ ایضاً ص ۸۲

۵۔ گوہر نوشاہی، تمہید و تعارف دیوان غالب (نسخۂ طاہر) لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، ۲۰۰۷ء، ص ۱۴، ۱۳

۶۔ حمید احمد خاں، پروفیسر، دیوان غالب (نسخۂ حمیدیہ)، لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع دوم ۱۹۸۳ء، ص ۲۴

۷۔ مالک رام، تبصرہ دیوان غالب (نسخۂ عرشی) مشمولہ: فکر و نظر علیگڑھ: علیگڑھ مسلم یونیورسٹی، ۱۹۶۱ء، ص ۱۴